دعوت الی اللہ کا مقام اور داعی الی اللہ کے اوصاف

شیخ الحدیث
مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

﴿ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین﴾

یہ آیت حم السجدہ کے چوتھے رکوع کی پہلی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دعوت الی اللہ کے مقام کی شان بیان کی ہے۔ اس کی افادیت کا ذکر کیا ہے۔ اصلاح خلق کیلئے کام کرنے والوں کو جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کے حل کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں بنیادی ہدایات دی ہیں' اس سے پہلے ارباب استقامت کا ذکر فرمایا ہے۔

﴿ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا﴾

کوئی آدمی ربنا اللہ کہتا ہے تو وہ ذات حق کی ربوبیت بیان کرتا ہے۔ اس اقرار کے بعد اس پر جو ذمہ داری پڑ جاتی ہے' اس کو اس میں استقامت دکھانی چاہیے۔ ثابت قدمی کے بعد ملائکہ آتے ہیں۔ اس آیت اور جو آیت پہلے ذکر کی گئی ہے' کے درمیان خاص ربط و نظم ہے۔ اس آیت میں داعی کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ اس میں کلمہ صفات ہونی چاہیں' وہ صفات اقرار کلمہ توحید و صفات حق کا مکمل یقین' ان کا مخلوق کے سامنے اقرار و اعلان اور اس کے بعد اس پر استقامت۔

دوسری آیت میں دعوت الی اللہ کے اصول بیان فرمائے ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا مخلوق میں سب سے بہترین شخص ہوتا ہے اور اس کی گفتگو بے حد قابل قدر ہوتی ہے۔

ابن جریر' رازی' مظہری' ابن کثیر وغیرہ اکثر مفسرین نے اللہ تعالیٰ کی طرف پکارنے والوں کی اقسام کا ذکر کیا ہے۔ سب سے پہلے داعی انبیاء ہی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ارباب جہاد علماء اور سلاطین جو بھی بادشاہ' حاکم اس کام سے گریز کرتا ہے' وہ قانون الٰہی میں مجرم ہے۔ علمائے حق صلحائے امت اللہ کی طرف لوگوں کو پکارتے رہے۔ ہر آدمی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں اس فرض کو ادا کرتا رہے۔

﴿فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ﴾

ہر مسلمان پر ایک مقام پر یہ فرض ہے

﴿ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین﴾

دعوت الی اللہ اہل ایمان کا اصل کام ہے اور دنیا میں اس سے بہتر کوئی کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عجیب سوالیہ انداز میں یہ امر مسلمانوں کو ذہن نشین کرایا ہے۔

۱۔ خود نیک عمل کرو۔
۲۔ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔
۳۔ اپنے اسلام کا کھلم کھلا اعلان کرو۔

بعض ائمہ تفسیر نے دعا الی اللہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے حصر اور تخصیص کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد اذان ہے اور اس میں موذن کی شان بیان ہوئی ہے۔ الفاظ پر غور کیا جائے تو ایسا محسوس نہیں ہوتا ان الفاظ میں بہترین انداز سے ایک حکیمانہ دعوت دی گئی ہے۔ صرف اذان سے ان الفاظ کو خاص کرنا محل نظر ہے۔ اذان مدینہ میں مقرر ہوئی تھی اور یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی۔

ابو سفیان کے خسر عتبہ نے مکہ میں قریش کے سرداروں کے مشورہ سے آپ ﷺ سے ملاقات کر کے چند شرائط پیش کی تھیں۔ اس میں مال' حکومت اور جنون کے علاج کی پیش کش کی تھی۔ اس کے جواب کے طور پر رسول اللہ ﷺ نے سورۃ حم السجدہ تلاوت کی تھی۔ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ نے زبان سے جس وقت:

﴿انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود﴾

نکلے تھے تو عتبہ نے اچانک آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے قبل یہ سورت نازل ہو چکی تھی اس لئے اس آیت میں:

﴿من احسن قولا ممن دعا الی اللہ﴾

کو موذن و اذان سے خاص کرنا محل نظر ہے۔ یہ آیت عام آیت ہے۔ ہر مسلمان کو داعی الی اللہ ہونا چاہئے۔

رسول اللہ ﷺ پہلے داعی الی اللہ تھے' دگرگوں حالات میں بھی دعوت الی اللہ کا فرض ادا کرتے رہے۔ کلمہ توحید اور مقام نبوت ان کا تقرر اور تعین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

دعوت الی اللہ کیا ہے......؟

کلمہ کے دونوں جز دعوت الی اللہ ہیں اور اگر نبوت کے مقام کو نہ سمجھا جائے تو دعوت الی اللہ کا کوئی مقام نہیں ہے۔

﴿وما ینطق عن الھوی ان ھو الاوحی یوحی﴾

کا تعلق خدا کے فرمان کے مطابق ہے۔ پہلے داعی محمد ﷺ ہیں۔ آپ کے بعد کوئی داعی ایسا نہیں ہوا۔ ختم نبوت کا مطلب بھی یہی ہے۔ علماء' فقہاء' محدث' ائمہ سب دعوت کا کام کرتے رہے ہیں' لیکن ایسا ایک بھی نہیں جس سے لغزش نہ ہوئی ہو۔ مقام محمد ﷺ میں یہ بات نہیں ہے' وہاں لغزش کا سوال ہی نہیں ہے' کیونکہ وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی حفاظت

میں ہوتا ہے' ہر دعوت کے پیش کرنے والے کو عموماً تین مراحل سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔

۱۔ عدم توجہ کا مرحلہ

۲۔ اختلاف کے امتحان کا دور

۳۔ کامیابی کا مرحلہ

رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی قوت نہ تھی' صرف چند لوگ تھے' جو اپنے طریق پر دعوت دیتے تھے' مکہ کی وادی میں یہ کام ہوتا رہا۔ مکہ میں وہ اثرات جو کہ داعی چاہتے تھے' نہ ہوتے تو علاقہ میں سفر کرتے اور دعوت دیتے۔ گھر اور باہر ہر جگہ دعوت دی۔

لا الہ الا اللہ کی دعوت جاری رہی اور دوسری طرف خدا کے گھر میں بتوں کی پوجا ہوتی رہی تھی۔ آپ نے انفرادی واجتماعی طور پر بھی دعوت دی۔ مدینہ سے ۱۲ آدمیوں کا گروہ آتا ہے اور بات سن کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ اگلے سال ستر آدمی آ کر دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد جب مدینہ میں اس دعوت کے اثرات بڑھ جاتے ہیں تو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوتا ہے۔ وہاں دعوت کا رنگ بدل جاتا ہے۔ مدینہ میں نظم اور وقت حاصل ہوا' حدیبیہ کی صلح کی شکست کے بعد مکہ فتح ہوتا ہے تو ایک منٹ کی تاخیر سے قبل تمام بتوں سے بیت اللہ کو صاف کر دیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں کوئی سودے بازی نہیں کی۔ اس سے قبل تمام عرصہ بتوں کی مذمت اور زبانی تلقین توحید جاری رہی' لیکن طاقت وقوت آتے ہی اس کام کو مکمل کیا اور دعوت کی تکمیل کر دی۔

آپ ﷺ نے دعوت کے تمام مراحل میں قدم سوچ کر رکھے' نبوت کے ساتھ ساتھ انسانیت کا کمال تھا' اب کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔ ہم بھی دعوت اور تبلیغ میں مشغول ہیں' بلکہ یہ کام زور وشور سے ہو رہا ہے' لیکن عام طور پر انداز غلط ہیں اور مفید باتیں غلط موقع پر پیش کی جا رہی ہیں۔ دعوت کیلئے اسالیب درست اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے طریقے اختیار کئے۔ دعوت کا کام بے حد اہم ہے۔ داعی اگر غلطی کر جائے تو اس کے اثرات بے حد گہرے اور دور تک ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ داعی اپنے ماحول کے حالات سے بخوبی واقف ہو۔ لوگوں کے رجحانات اور عادات کا اس کو پورا علم ہو۔ جس طرز کی بھی زندگی وہاں کے لوگ بسر کر رہے ہوں' اس سے وہ پوری طرح باخبر ہوں۔ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہیں' لیکن مدینہ میں داخل ہونے سے قبل ۱۵ دن تک قبا میں قیام کرتے ہیں۔ قباء میں قیام کے دوران آپ کو وہاں کے حالات کو بخوبی اندازہ ہو گیا۔ وہاں قبائلی زندگی تھی' ہر قبیلہ کا خیال اور خواہش یہ تھی کہ آنے والے سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ قباء سے ۱۵ دن کے بعد آپ نکلتے ہیں اور اونٹنی کی مہار چھوڑ دیتے ہیں۔ راستہ میں مختلف قبیلوں کے لوگ اونٹنی کو روکنا چاہتے ہیں' تاکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں قیام کریں' لیکن آپ فرماتے اس کی مہار چھوڑ دو' یہ جہاں اپنے آپ بیٹھے گی' وہی میرے قیام کی جگہ ہوگی۔ ابوایوب انصاری کے مکان کے سامنے اونٹنی بیٹھ گئی' وہاں پر ہی آپ نے مسجد نبوی تعمیر کی۔

آپ یہ طریقہ اختیار نہ کرتے تو دعوت قبائلی عصبیت کی نظر ہو کر ابتدائی مرحلہ میں ہی ختم ہو جاتی' گروہی جنگ سے بچنے کیلئے آپ نے یہ طریقہ استعمال کیا۔

مدینہ میں جا کر دعوت کا رنگ بدل گیا۔ یہاں طاقت اور اجتماعی نظم اور حکومت قائم ہوئی' اللہ تعالیٰ نے دعوت میں برکت عطاء کی۔ ۱۰ سال کے عرصہ میں ایک انقلاب برپا ہو گیا۔

﴿یدخلون في دین الله افواجا﴾ کا سماں بندھ گیا۔ اجتماعی نظم اور دعوت کے اثرات میں ایک خاص تعلق ہے۔ غور کیجئے کہ مکہ کی انفرادی دعوت ۱۲ سال جاری رہی۔ کے قریب مخلص حلقہ بگوش اسلام ہوئے' جبکہ مدینہ میں قیام و حکومت وسلطنت کے بعد ایک لاکھ سے زیادہ کلمہ گو ۱۰ سال کے عرصہ میں اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتے ہیں۔

مولانا محمد داؤد صاحب معاون لائبریرین جامعہ سلفیہ کو صدمہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے معاون لائبریرین جناب مولانا محمد داؤد صاحب حفظہ اللہ کی بھابھی محترمہ جناب مسعود احمد صاحب کی اہلیہ طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ طویل بیماری میں بھی ان کی زبان سے کلمہ شکر ہی نکلتا تھا۔

مرحومہ کی نماز جنازہ شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ جس میں اساتذہ وطلبہ جامعہ ودیگر سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔

انتظامیہ' اساتذہ وطلبہ جامعہ سلفیہ نے مولانا محمد داؤد صاحب ودیگر لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے اظہار ہمدردی کیا اور دعا کی اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنۃ الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ (ادارہ)

اللھم اغفرلھا وارحمھا وادخلھا الجنة الفردوس